

ادکان

خط کرده

اوراس کامپلیک

اذن:

مولانا مسید ابوالحسن عسلی بخاری

مُرْتَبَةٌ: مولانا عبد النور ندوی  
أساتذہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کھنڈو

شائع کرده:

مدرسہ مداریت السلام، جیسا باغ، لاہور

\* لٹ آئی ۱۹۷۴ء، ص ۱۱۶۰  
سحر ندوۃ العلماء ندوی

قیمت:

قائم شدہ:  
۱۹۸۲ء

## بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لکھنؤ کے محلہ صحبتیا باغ کی مسجد میں ابتدائی دینی تعلیم کے  
سلسلہ میں ایک درس "ہدایت العلوم" ۱۹۸۲ء سے  
خدمت انجام دے رہا ہے، محلہ اور قرب و اک پنج بھی بھیان ابتدائی تعلیم  
حاصل کر رہی ہیں۔ طلبہ کی کثرت کی وجہ سے عرصے سے ضرورت حکوم  
کی جاریتی تھی کہ اس کی ایک الگ عمارت تعمیر کرائی جائے۔ اسی سلسلہ  
میں ایک جلسہ ۸ ارچون ۱۹۹۶ء کی شام کو منعقد ہوا جس میں اہل محلہ کے  
علاوہ شہر کے ممتازین کوئی دعوت دی گئی۔ مولانا سید ابو الحسن شاہ ندوی  
دامست برکات ہم کے شہزاد باتھوں سے سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس موقع پر  
حضرت مولانا دامت برکاتہم نے ایک خصیریکن موثر قریب کی جسے شیپ کی  
مدسے قرب کے شانع کیا جا رہا ہے۔ (سکرپٹری درسہ ہدایت العلوم)

میرے بزرگو اور بھائیو!

جلسہ اس نئے بلا یا گیا ہے کہ پتوں کی تعلیم کے لئے یہاں ایک مدرسہ  
کئی سالوں سے قائم ہے، اس کو ایک عمارت کی ضرورت ہے۔ لوگوں کو  
خاص طور سے اہل محلہ اور قرب و جوار کے مسلمانوں کو اس سلسلہ میں اپنی  
ذمہ داریوں کا احساس ہونا چاہیے اور اپنے پتوں کی تعلیم کا اس مدرسہ میں کھجور  
ڈور دو سرقی، بروز پر بن۔

نسیل کا مسلمان رہنا اسلامی شخص باقی رہنا تو بڑی بات ہے اُن کا مسلمان  
رہنا مسلمان کہلانے جانے کا مستحق ہونا، اور ان کی نیچات کا مسلمانیہ ملکوں میں  
اور یہ صاف نظر آ رہا ہے کہ اگر ہم نے اپنے بچوں کو اور آئندہ نسل کو اپنے حال کے  
چھوڑ دیا، ان کی فکر نہیں کی، اور ان کی تعلیم کا ذریعہ صرف سرکاری اسکول  
میں اس تو ہے تو ان کا ایمان خطرے میں ہے۔ اور لفظ توہینت ہی تقلیل، بڑے  
گروہ اور طبیعتی اذیت پہنچانے والے ہیں، لیکن مجبوری سے کہا  
جاتا ہے کہ ان کے نہ صرف تہذیبی اور تلقافتی ارتکاد کا خلوہ ہے، بلکہ دلیل اور  
اعتقادی ارتکاد کا بھی خلوہ ہے۔

اپ کو معلوم ہے کہ اسلام کی لغت میں، دین کے لفظ میں کھجور  
کے بعد چو لفظ سب سے زیادہ کردہ ہے اور جس کے لفظ سے روشنگ کھٹے ہو جائے  
چاہیں، اور رات کی نیشنڈاڑھیانی چاہئے اور کھانے پینے کا منہ تھم رہو جانا چاہئے  
وہ لفظ "کر تملاد" ہے۔

پہ ارتکاد وہ چیز ہے جس کے مقابلہ میں حضرت ابو یکر صدیق (جو صحیح  
مصنوں میں خلیفۃ الرسل تھے) اور گویا پیغمبر کے تاکہم قائم تھا جو جنہوں نے خلاف  
نبوت کا حق ادا کیا، وہ سینہ ندان کر کھٹے ہو گئے، خم ٹھونک کر کھٹے ہو گئے  
انہوں نے کہا اس کو برداشت نہیں کیا جا سکتا، دین میں ایک لفظ پڑی چیز  
ایک حرف کی بھی تبدیلی کی اجازت نہیں دی جا سکتی، اور دین کے فرائض اور  
اس کے احکام میں سے کسی ایک کا بھی استثنی، کسی ایک کے لئے لچھی دینا  
معافی دینا اور اس کے لئے جواز پیدا کرنا ممکن نہیں، اس کی کوئی تجھیش نہیں

میر کے سامنے کم سے کم نہیں ہو سکتا، یا میں نہیں یا یہ نہیں، پھر انہوں نے ایسا کر کے دھاریا، تو اسلام کے لفظ میں یا پھر مسلمانوں کی تاریخ میں اور مسلمانوں کے ذہن میں جو لفظ سب زیادہ ہو شریا، ان کے لئے وحشتاک بلکہ وہشت ناک ہو سکتا ہے وہ "ارتداد" کا لفظ ہے (یعنی دین سے پھر جانا) اس وقت مشکل نہیں ہے کہ ہمارے پیچے اگر انہوں نے دینی تعلیم نہیں پائی تو وہ نمازوں میں تھوڑی سُستی کرنے لگیں گے، یا ان کی صورت ششکل اسلامی نہیں رہے گی، یہ سب چیزیں اپنی جگہ پر اہم ہیں، یادہ اسلامی اخلاق کے پورے طور پر نہ ہیں ہوں گے، یا وہ دین کی خدمت نہیں کر سکیں گے یا اسے بڑھ کریں کہ اور وہ نہیں پڑھ سکیں گے، اور وہیں جو دینی لذپور ہے اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے، علم دین کا احترام نہیں ہو گا اور دین سے فائدہ اٹھانے کا ان کے اندر جذبہ نہیں ہو گا، یہ چیزیں بھی وحشت ناک ہیں ایک مسلمان کے لئے۔

لیکن میں صاف صاف کہتا ہوں بغیر کسی محدودت کے دل پر یا تو رکھ کر او رجگر تھام کے کہتا ہوں کہ خطہ ہے ارتداد کا، صرف ذہنی وہنسی یا ارتداد کا نہیں، بلکہ دینی واعتقادی ارتداد کا، کسی مصنوعی کسی جڑی سے بڑی گناہ کش اور بڑی اداواری اور درج الخیالی کے ساتھ بھی انکو مسلمان کہنا مشکل ہو گا، آپ کے لئے اس کا تصویر سکل ہے کئی ملک، ایسے ہیں اور ان کو اپنے آپ کا خل جوشت ہے۔ یہ ایک بسلی بجشت آقی ہے ہمارے حدیث فتنہ کے درس میں مکہ اہل مدینہ کا عمل بھی فقہی دلیلوں میں سے ایک دلیل ہے امام مالک کے نزدیک یعنی اگر یہ کہہ دیا جائے (مدینہ والے ایسا کہتے ہیں)

اس سلسلہ میں اپسین کا نام لینا کافی ہے، وہاں عربوں نے شیکر دوں برس کئی صدی تک حکومت کی اور بڑے کوتوتر کے ساتھ حکومت کی اور وہ یادگاری چھوڑیں جو آج بھی موجود ہیں اور دیکھتے والوں کو یہاں کروتی ہیں۔ اپنے تاج محل کا ذکر کرتے ہیں، لیکن جن لوگوں نے اپسین کو دیکھا ہے انہوں نے بیان کیا۔ مولانا غلام رسول چہرے جو بہت بڑے موڑا ج اور بہت بڑے پھر تھے ان کا کہنا تھا کہ اپسین جانے کے بعد وہ علام اقبال کے ساتھ غالب اگئے تھے کسی موقع پر) ہم بھول گئے تاج محل وغیرہ کو، وہاں قصر المجزر، جامعہ قرطبا اور غرناطہ کی بارگاہیں بھی ہیں کہ ان کے سامنے کوئی چیز حق نہیں، انہوں نے فرم یعنی میں یہ کمالات دکھائے۔ ادب اور شاعری میں بھی انہیں کا ایک مقام ہے، اور اس کو تمام ہوب ملنوں نے اور اسلامی ثقاافت اور اسلامی لکھر کے مؤخوں نے تسلیم کیا ہے۔

اپسین ایک مقلد مکتبہ خیال (SCHOOL OF THOUGHT)

ایک درس ایک دلستان ہے جس میں ادب و شاعری بلکہ اس سے بڑھ کر فقہ و حدیث میں اور اجتہاد میں بھی ان کا ایک خاص اندازہ و خاص معتمام ہے۔

ایک سلسلہ ہے وہ اہل علم جانتے ہیں کہ امام مالک کے تبعین کے لیے اہل مدینہ کا خل جوشت ہے۔ یہ ایک بسلی بجشت آقی ہے ہمارے حدیث فتنہ کے درس میں مکہ اہل مدینہ کا عمل بھی فقہی دلیلوں میں سے ایک دلیل ہے امام مالک کے نزدیک یعنی اگر یہ کہہ دیا جائے (مدینہ والے ایسا کہتے ہیں)

ہندوستان سے اسلامی سلطنت کا خاتمه ہو گیا، لیکن آج الحمد للہ صرف ایک شہر لکھنؤ، لکھنؤ کا شہر بھی نہیں بلکہ ایک محلہ میں آج یہ صورتیں نظر آ رہی ہیں اور یہ جمیع اللہ کے نام پر ایک مدرسہ کی دعوت چرچ میں ہو گیا ہے اور ائمہ مساجد میں نماز پڑھی گئی، جمعہ کی جماعت کی زونت آپ نے دیکھی ہے، اور نمازِ تراویح کا منظر بھی یاد ہو گا۔

یہ سب تیجہ اس کا ہے کہ سلطنت کا چراغ تو گل ہوا لیکن علم کا چراغ کل نہیں ہونے پایا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ درجے بلند کرے ہے اُن بزرگوں کے جنہوں نے اُس وقت جبکہ اسلامی سلطنت کا زوال ان کے سامنے آگیا اور حملوم ہوا کہ آپ یہ چند ہمینوں یا چند ہفتوں کی وجہان سے تو انہوں نے سلطنت کی قائم مقامی کی، اس کی جگہ یہ بننے کے لئے وہ سلطنت تباہی کے اور نہ لاسکتے تھے۔

یہ سب جانتے ہیں کہ سلطنت اس طرح محض دینداری سے نہیں قائم ہو سکتی، اس کے لئے لا اونٹکر چاہئے، اس کے لئے فوجی صلاحیت چاہئے تو ہجن کے پاس قوت ایمان بھی، اللہ نے ان کو بصیرت دی تھی، انہوں نے مارس قائم کئے، اور صاف صاف کہا۔ مولانا عبد القادر صاحب رحمۃ نے وجودِ العلوم دیوبند کے بانی ہیں) ان کا یہ قول مولانا مناظر حسن گیلانی نے نقل کیا ہے کہ سلطنت مغلیہ کی اس کمی کو اور جو خطرات پیدا ہو گئے ہیں مسلمانوں کے اقتدار کے ختم ہونے سے اس خطرے کو دور کرنے کے لئے مدرسہ قائم کیا گیا ہے۔ یہ صرف پڑھنے پڑھانے کی جگہ نہیں ہے، یہ آدمی

یہ دلیل ہے، اور ایسا ہی کرنا چاہئے، گویا مسئلہ ہو گیا، تو ایک زمانہ تھا کہ قرطیس کا عمل بھی جو جست مانا جاتا تھا، حدیث تھی کہ قرطیس جو دارِ سلطنت ہے اپنی کاؤنسلس کا۔ پورے انہیں میں اور پھر مغربِ اقصیٰ میں آج تک بھی فقہہ مالکی ہی رائج ہے، تو ان کے یہاں علیٰ اہل قرطیس بھی جو جست تھا وہ شہر کہ یہاں کا عمل جو جست تھا اور گویا ایک اس کو دلیل پکڑا جا سکتا تھا وہاں اب یہ حالت ہے یہیں خود وہاں گیا ہوں، میرے ساتھ ڈاکٹر اشتیاق حسین

قریشی (جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں) ہم دونوں نے اپنیں کی سیاحت کی ہے اور مدربیداً اور طلبی طلبہ اور وہاں سے پھر قرطیس آئے، آخر ہیں ہم اشبیلیہ کے پھر وہاں سے آخری شہر (جو عربی سلطنت کا دارِ سلطنت تھا) غرتاطہ آئے مگر کہیں اذان کی آواز نہیں آئی۔ اقبال نے کہا ہے۔  
اس کی خضابے اذان

اس کی زمیں بے سجدوں

اس کی زمیں سجدے کو ترسی ہے، اس کی قضا اذان کو ترسی ہے یہ سب تیجہ صرف اس کا ہے کہ وہاں اسلامی سلطنت ختم ہو گئی، ایسی کمی جگہیں ہیں جہاں اسلامی سلطنت ختم ہوئی لیکن وہاں اسلام باقی ہے یہ ہندوستان ہی تھا، یہاں آٹھ سو سالوں تک مسلمانوں نے ہری شانی شکست سے حکومت کی، اور ان کا دل کا بجاتا تھا، ان کا طوطی بولتا تھا، این کا سکھ پولنا تھا، اور ان کے فتحیں اور ان کے بادشاہوں کے نام سے لوگ دلی جاتے تھے۔ وہ سلسلہ کو یہ ختم ہوا، سلطنت مغلیہ کا جمیع گزر جو اس

غائب ہیں، پوچھا گیا بچے کہاں ہیں؟ تو لوگوں نے کہا کہ رام ائمہ سیریل دیکھنے کے لئے ہیں اور گھروں کا اور اچھے شرافات کے گھروں کا بھی یہی حال ہے۔

ہمیں ایک صاحب نے بتایا کہ ایک گھر میں کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے تو اندر سے پیغام آیا کہ آپ لوگ باہر جائیں۔ فی الحال کرے میں ہے اور اسے سیریل کا وقت ہو رہا ہے۔ تو میں صاف صاف آپ سے کہتا ہوں کہ خطرہ یہ ہے کہ ہماری آئندہ نسل اللہ و رسول کا نام جاننے والی نہ ہوگی۔ اور اگر ان کا نام جانتی ہو تو اشد روشنی کا مقام جاننے والی ہوگی، ان کا حق جاننے والی ہوگی، ان کا درج جاننے والی ہوگی یا نہیں؟ یا ان کے جو حکام و فراضیں ان کو جاننے والی ہوگی یا نہیں؟ اس لئے سب سے ضروری کام یہ ہے کہ مسجد مکتبت ائمہ ہوں، محلہ مکتبہ درس سے قائم ہوں، اور وہاں ابتدائی دینی تعلیم دی جائے اور اُردو پڑھائی جائے۔ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اُردو پڑھانا ضروری ہے، آپ فرض سمجھ لیں اپنے ذمہ کو دکھل کر جس کے پچھے ہندی جاتے (کردہ لازمی مضمون ہے) لیکن آپ اس کے ساتھ چاہئے گھر میں انتظام گزیں چاہئے مکتب میں انتظام کریں چاہئے ٹیکھیں آپ کو اُردو پڑھانا ضروری ہے اپنے بچوں کو۔ اس کے ساتھ قرآن شریعت پڑھانا ضروری ہے، اس کے ساتھ نمازیں بخوبی ہاتھا جاتا ہے اس کو سکھانا ضروری ہے، یاد کرنا ضروری ہے۔ اور ماوں کے لئے اگر خواتین سن بڑی ہیں، میں ان سے کہتا ہوں ان کے لئے ضروری ہے کہ رات کو جب بچوں کو شکالیں لٹا لیں تو ان کو انبیاء و ائمہ اسلام کے ساتھ مل جاؤں۔ معلوم ہے اب رسم سیدہ اسلام فی بہت سی کا واقع صفات صفات سنائیں کہ وہ ایک بُت گرا اور بُت ساز کے گھر پیدا ہوئے

بنانے کی جگہ ہے مسلمان بنانے کی جگہ ہے ادعیٰ مہبلت پیدا کرنے کی جگہ ہے اسلام کے سپاہی اور اسلام کے قائد بنانے کی جگہ ہے۔

### میرے بھائیو اور دستوا

اس وقت بخاطر سب محیط خطرہ ہمارے سامنے ہے، یہ ساری مشکلات اور سیاسی مسائل یہ تو پیدا ہوتے ہیں اور حل ہوتے ہیں، ان سے تو چارہ نہیں سامنے آئیں گے ان کے حل، سیاسی بصیرت اور سیاسی شکر اور دینی حیثیت اور علیحدگی اور وسائل اوزنشر و اشاعت یہ جیزیں اس میں کام آتی ہیں، لیکن جو اصل چیز ہے، جو جیز سب سے زیادہ ڈرانے والی ہے، اور اگر ایمان کا ذرہ بھی ہے دل میں، تو نیداری ادیتے والی ہے، یہ کہ ہماری آئندہ نسل کیا ہوگی؟ ہماری آئندہ نسل کلہٹ پڑھے گی اسلام کا لگذا اللہ ﷺ، محمد ﷺ، ﷺ رسول اللہ، یعنی کہ وہ یہی نہیں جانے گی کہ اس کائنات کا بنانے والا کون ہے۔ یہ (UNIVERSE) یہ عالم ہے، اس کا خالق کون ہے، اس کا مدبر کون ہے، اس کا چلانے والا کون ہے؟

آج خطرہ ہمارے عقائد کو دریش ہے۔ ہندو میتها لو جی اس کی جگہ لے سکتی ہے اور دین ملا جگہ لے سکتی ہے، اور راما ائمہ اور جیبا بھارت کے جو سلسلہ جل رہے ہیں انھیں کو اپنے من لے جائے اور سنتے ہوں گے آپ نے میں یہ خوش گمانی نہیں رکھتا کہ آپ ان سے دور نہیں اور بالکل سنا ہی نہیں آپ کے پتوں سے بھی سزا ہو۔ اور ہم سے تو بس تو گوئے ہمارا ملام ملاں مُنتسب ہیں اور دیکھا قرآن شریعت جس پر ملکے ہوئے ہیں، کوئی نکلا ہے کوئی بندے ہے اور بچے

نام کیا تھا، لوگ کہتے ہیں، والدہ کا نام کیا تھا۔ ہم پوچھتے ہیں حضرت خدیجہ کوئی تھیں؟ حضرت فاطمہؓ کوئی تھیں، یہ مختلفے واشدینؓ کے نام لے گئے ان کے نام بتاؤ تو نہیں جانتے۔ یہ توبعد کی بات ہے، نہیں جانتے کہ دنیا کو کس نے پیدا کیا کون چلا رہا ہے، اکس کا اس پر اختیار ہے اور بحاجت کا ذریعہ کیا ہے؟ اور ہر نے کے بعد ہم سے کیا سوال ہو گا؟ قبیرؓ کیا سوال ہو گا؟ حشرؓ میں کیا سوال ہو گا؟ باکس بات پر جانتے و دوسری باتیں ہے؟ ہاسکلے فکر کی ضرورت ہے، یہ سارے کاموں سے زیادہ ضروری ہے، اور میں صفات کہتا ہوں کہ بچوں کی صحت سے بھی زیادہ ضروری ہے۔

پس کبھی انسانی جسم رکھتا ہوں، اور الحمد للہ اللہ تعالیٰ کو و تعالیٰ نے وہ تعلقات پیدا کر لیے ہیں کہ پچھے عزیز ہیں، اپنے گھر کے ہی پچھے نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے پچھے عزیز ہیں۔

اور میں صفات کہتا ہوں کہ پچھے کا یہاں ہونا اور اس کی جہالت ٹھیک ہو، اور یہاں تک کہ اللہ حفظہ علیہ کے ہزار بار ان کا کرسی خلنک مرض میں بدلنا ہونا، کچھی ایکسٹر ماریز کے لئے تنی فکر کی بائست ہے، یہے اور وہ اس کے پوشش اڑا، پھر ہالی نہیں۔ ہمچنان اس کا ایسا لیٹھو ہے جیسا کہ وہ اسلام کی بنیاد پر بانی ہیں جانتا۔ وہ یہ نہیں جانتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کون تھے؟ اپنے آئندی نبی ہیں؟ اپنے کی شریعت آخری شریعت ہے؟ ہم سب ان کے عمل کرنے کے لئے ان کے پاندیت ہیں گئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو تعالیٰ افراتا ہے "لَئِنَّ الَّذِي يُبَيِّنُ عَنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامَ" (اللہ تعالیٰ کے یہاں دین میں

اور اس کے بعد انہوں نے اس سے انکار کیا۔ انہوں نے کہا، میں نہیں مانتا راس کو، کہ اس دنیا کا بنائے والا پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ سوا کوئی اور نہ ہے۔

«کفْرٌ نَابِكُمْ وَبِدَأْبِينَا وَبِدِينَكُمْ إِلَعْدَادَةٍ  
وَالْبَغْضَاءِ»۔ ہم نے انکار کیا تھا، ہمارے اور انہا کے درمیان نفرت کی عادات کی ایک سلیعہ حائل ہو گئی۔ یہ سُنْ لَوْ  
اُمْهارَے انْبَرِدَرَ كَبَرِيْسِ اَنْتَهَى»

اوڑتھیج ہو جیسا بادشاہ وقت کو معلوم ہوا جو خدا تعالیٰ کا دعویٰ ہے، اس نے آگ کا انتظام کیا اور کہا کہ "اگر نہیں مانتے ہو تو تم آگ میں ڈالے جاؤ گے" انہوں نے کہا "میں تیار ہوں، آگ بھی کسی کے قبضے میں نہ ہے، آگ خود مختاہیں ہو جاؤ گے" اور ان کو آگ میں ڈالا گیا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

『يَا نَارُ كَوْنِيْ بِرَدًا وَسَلَامًا عَلَى ابْرَاهِيمَ』  
ہم نے کہا لے آگ حکم ہے تجھے تو ٹھنڈک بن جا سلامتی ہو جا

حضرت ابراہیم کے سلسلہ

وہ چین زارین گئی، وہ باغ وہ باریں گئی

ایک سے بھاگ لیو اور

یہ اپنے بھائیں کہ اس وقت کا سب سے اہم مسئلہ ہے جس کا آپ کو خدا کے سامنے چاہب دنیا ہو گا، ازوہ و زمانہ اتنا ڈو نہیں ہیں ڈو رہے کہ ہم اپنی بھائیوں سے نہ دیکھیں کہ ہمارے پچھے سب کو جانتے ہیں لیکن اللہ و رسول کو نہیں پہچاہ دو، بلکہ نکل سے نہ آشنا ہیں، اور آگ کی باتیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کا

ایک ہی مقبرہ ہے وہ ہے اسلام) میں کہا کرتا ہوں کہ سب جانتے ہیں کہ بازار میں صرف یہی نوٹ چلے گا۔ تم کتنی عمدہ کتاب لے جائیں اور کہیں کریم تو دوسرا صفحے کی کتاب ہے آپ اس پر بھی سامان نہیں دیتے، وہ کہے کہ عقل بھی ہے، دماغ تھار اٹھیک ہے کہ نہیں۔ پانچ روپے کا نوٹ لاوے ایک روپیہ کا نوٹ لاوے اس سے صورت کی چیز ملے گی، اس سے نزکداری ملے گی اتوں سے بیزی ملے گی، اس سے گشٹ ملے گا، اس سے دوا ملے گی، لیکن آپ اتنی موئی کتاب لے جائیے اس سے آپ کو ایک پیسید کی بھی چیز نہیں ملے گی۔ یہ الگ بات ہے کہ لاپچ میں کوئی رکھ لے اور کچھ کہ تم بچ دالیں گے سکتے ہیں مذکون کتابوں کی طرح، لیکن وہ بازار میں چلنے والا سکھ نہیں۔ یہ پر جو چیز کام آئے گی وہ ملکت ہے پھر وہ اسجا جاؤ۔ آپ نے لیا ہے، جہاں کا جیسا سفر کلکتیہ کا سفر ہے، دہلی کا سفر ہے، ہواں جہاڑ کا سفر ہے، سفر میں ملکت ہی کام آئے گا، اس کے برخلاف، اگر آپ ملکت نہ لیں اور ملکت چک کرنے والا آئے تو آپ لاکھ اپنی قابیلت بکھاریں اور تقریر کریں، لاکھوں ہاں پر اپنی ذمہ کے جوہر دکھائیں، اور کتنا میں نہ کمال نہ کال کرو دکھائیں، تو وہ کچھ کہاں نہیں ملکت لاوے مکار ہے۔ وہی سے ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

«اَنَّ الِّدِينَ عِنْدَ اللَّهِ الْاِسْلَامُ»

ہمارے ہیاں اسلام کا ملکت چلتا ہے، ہمارے ہیاں اسلام کا سکھ چلتا ہے، کس کو نہیں دیکھیں گے کہ یہ کتنا طراز ہا لکھا ہے۔ پی اپچ، ڈی کی ڈیگری حاصل کی شے، اور دلایت سے بڑی ڈگری لے کر آیا ہے۔ یہ پارہینٹ کا محترم ہے،

نائب صدر جہوریہ ہے یا صدر جہوریہ ہے۔ وہاں ان باتوں کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ وہاں تو یہ ہے کہ سید ہے کلمہ پڑھ کر سناؤ۔ اور قبیلہ سوال ہوگا:

### ”من سریلک مادینک و ماتقول فی هذا الر جل“

وہاں تین سوال ہوں گے۔ صفات صفات حدیثیوں میں آتا ہے کہ تھارا پالنے والا کون ہے؟ تھارا دین کیا ہے؟ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہہ بکار سامنے آئے گی اور سوال ہو گا کہ آپ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اگر وہ کہے کہا ہما بر رب اللہ ہے، ہمارا دین اسلام ہے، اگر وہ کہے کہا یہ اللہ کے رحموں میں ثبت توانی کی نجات ہو گی، ورنہ قبیر میں ہی اس کو عذاب شرع ہو جائے گا اور آخرت میں بھی اس کے لئے نجات نہیں۔

تو سید ہی بات یہ ہے کہ سبے اہم کام اس وقت دینی تعلیم کا انتظام کرنا ہے چاہے مکاتب مدارس کے ذریعہ ہو چاہے ٹیوشن کے ذریعہ چاہے گھروں کی تربیت اور ماوں کی توجہ کے ذریعہ، لیکن یہ کام کرنا ہے اگر پہنچوں تو ائمہ رسول کے لئے اس کا خطرہ ہے جو میں اپنی زبان سے ادا ہیں کر سکتا۔

یہی ایک بات اور کہہ دوں جو کچھ یہ تقدیر ہو دہی ہے وہ اسلام کے لئے اور اس کے نام پر ہے، مگر یہیں کیا کروں دین کا طالب علم ہو جائے اور اس کا ارتکاز پر ہے کہیں آپ کو اپنے کو اور سب کو مدحہ نبوت کا

طالب علم سمجھتا ہوں میں سمجھتا ہوں کہ جہاڑے سامنے بوجے بیٹھے ہوئے ہیں  
یہ تو طالب علم ہیں مکتب کے بچوں نے سے مکتب کے جہاں چھوٹی کتابیں  
پڑھائی جا رہی ہیں۔ روئیں پڑھائی جا رہی ہیں، بقدر اسی قاعدہ پڑھایا جا رہا ہے  
پھر اس کے بعد لکھنا پڑھنا سکھایا جائے گا۔

لیکن ہم آپ مدرسہ نبوت کے طالب علم ہیں۔ جہاں بھی ایک نصاب ہے  
ہمارا نصاب کیا ہے؟ حقائق صحیح، عبادات، واجبه، اخلاقی حسن، معاشرت اسلامیہ  
تعلقات صاحب اور خدمت انسانیت، یہ ہم آپ کا نصاب ہے لیکن  
حالت یہ ہے جہاڑی کہ ہم میں جو لوگ غقامد کے الحمد اللہ خدمت ہیں، الشریعہ  
توحید کی دولت عطا فرمائی اور شرک سے محفوظ ہیں کیسی غیر اللہ کے سامنے  
وہ سرنہیں بھاگاتے، چاہے کوئی کھڑی ہوئی چیز ہو جا ہے کوئی بیٹھی ہوئی چیز ہو  
یا بھی ہوئی چیز ہو، اور چاہے وہ مٹی کی شکل میں ہو، کاغذ کی شکل میں ہو، کسی  
شکل میں ہو، الحمد للہ توحید کی دولت، اللہ نے عطا فرمائی۔ اللہ کا ہزار بزرگ  
شکر اس پر واجب ہے۔

اس کے بعد ہم سے بھائی جہاڑے ایسے بھی ہیں جو الحمد للہ عبارات  
کے بھی پابند ہیں۔ انشاء اللہ اسی مسیح میں ایسا جو گاکہ اگر سو فیصدی انہیں  
تو سالکہ متوفی صدی ضرور نماز کی ہوں گے، اور یہی تنساب بولا سلام انہیں  
آبادی میں، سالگرد فیصدی کہہ لیجئے، چالیس فیصدی کہہ لیجئے، اللہ تعالیٰ  
تعزیز اور پڑھائے، وہ نماز کی ہوں گے۔

اپ اس کے بعد معاشرہ کرنے سے اخلاق و معاشرت کا افسوس کی باقی

ہمارا اخلاق قاعیہ نہیں کے مطابق نہیں۔ میں نے ابھی آپ کے سامنے کیت  
پڑھی، طول دینا نہیں چاہتا، وقت زیادہ ہو گیا ہے، میں مرضی بھی ہوں  
اور ابھی آیا ہوں لیے سفرے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

”یہ دی بہ اللہ من اتبع رضوانہ رسیل اللہ“  
یخراجہم من الظلمات الی الشود“

اللہ تعالیٰ اسیں کے ذریعہ سے ملکتی کے راستے دکھاتا ہے، مسلمتی کے  
راستوں پر چلاتا ہے اور تاریکیوں سے نور کی طرف لاتا ہے، روشنی جلاتا ہے۔  
اس کو تو قسمیتی کہئے یا قیمتی کہئے کہ ہندوستان کی ایک بڑی تنظیم  
مسلم پرشن لاپورڈ کا ایک ذمہ دار کوئی ہوں، اس کا بھی ایک عہد یہ ہوں  
تو اس کے ناطے سے اس کے تعلق سے میں نے ہندوستان کا ذمہ بھی کیا ہے  
اور مختلف شہروں میں بھی گیا ہوں، حالات معلوم ہوتے ہیں، بہت سے لوگ  
آتے ہیں ہمارے پاس اور حالات بتلاتے ہیں تو ہماری حالت یہ ہے کہ  
ہمارا عقیدہ تو قرآن و حدیث کے مطابق ہے، نماز میں بھی ہماری الحمد  
صحیح ہیں (فقہ کے مطابق اور دینیات کے مطابق ہیں) اخلاق بھی ہمارے  
بھروسے دوسروں سے اچھے ہوں یا برادر کے ہوں لیکن معاشرت اور عائی زندگی  
ہماری خانگی زندگی اس سے بالکل آزاد ہے۔

شادی اپنی مرضی کے مطابق کریں گے اللہ کچھ کہئے رسول کچھ کہئے اور  
صحیح بکار امام کی سفحت کچھ کہہ رہی ہو۔ ہم کریں گے جیسا ہمارا دل چاہے گا،  
ہماری بزرگی والے پیاہیں گے، ہمارے محلہ والے چاہیں گے، اور جس کی

شہرتوں دھنوم ہو۔ مولوی صاحب اکٹے تھے، سینیں سنائیں اور عالم صبا بنے  
حدیثیں سنائیں اور حکم و حکام بتائے، لیکن اس کو نہیں مانیں گے، شادی تو  
ہو گی ایک کے مطابق، اور سے جو طریقہ چلا آ رہا ہے بھاری براوری کا، جو معیناد  
بن گیا ہے عزت کا اس کے مطابق ہم شادی کریں گے۔ اس میں پاچا بھی ہوگا،  
اس نئی تصویریں بھی ہوں گی، اس میں فلوجی لے جائیں گے، سے پردگی بھی ہوگی،  
جہیز کا مطالبہ بھی ہوگا، جہیز کے نہ لانے پر وہ بھی ہوگا، جو غیر مسلم کرتے ہیں،  
اس کے لئے بھی ہم تیار ہیں۔

اجاروں میں جہیز آتی ہیں کہ مسلمانوں نے بھی بیاہ کر کے لائی  
ہوئی بہوں کو مارڈالا، یا جلدیا، یا زہر دے دیا۔ اس طرح کے واقعات  
بیشک غر مسلموں کے اندر زیادہ ہیں، لیکن مسلمانوں میں بھی شروع  
ہو گئے ہیں، اور میسرے علم میں ہے۔ خاص طور پر مسلم پرنسپل لا یورڈ میں ایسے  
خواستیں ہیں کہ خاطر پور کرو نے کو دل چاہتا ہے کہ مولانا صاحب ہم کیا کریں  
اللہ نے ہمیں ۵۰، ۶۰ بیٹیاں دی ہیں، ۵، ۶ بیٹیاں دی ہیں، ایک بیٹی کی  
شادی کرنا ہمارے لئے مشکل ہے، اتنی بھی فہرست ہے مطالبات کی کہم  
پوری نہیں کر سکتے، ہم کہاں جائیں کہاں منچھ پہلائیں۔

اور یہ بھی ہمیں معلوم ہے کہ شرفاد کے خاندان میں بعض لوگوں نے  
تود کشی کر لی۔

"صدق" میں مولانا عبدالمadjد دریابادی نے لکھا ہے کہ، ایک  
ترے شرفت النسب اور اپنے عہد دیدار نے خود گشی کر لی، اور جو خط مارا سکے بعد

(گویا وحیت کے طور پر) کسی اور پرشیز نہ کیا جائے۔ اس میں لکھا تھا کہ یہ  
نوکوشی میں عزت بجانے کے لئے کرہا ہوں، میری اتنی بیٹیاں ہیں میں ان کو  
بھیز کر رخصت نہیں کر سکتا، اسکے مر جانا بہتر سمجھتا ہوں۔

میں صفات آپ سے کہتا ہوں ان پچے اور بھیوں کو اللہ ان کو علم فرے  
اور پھر اللہ ان کی خاظبت فرمائے لیکن ہم اور آپ درستگاہ نبوک طالب علم ہیں  
اور یہ درستگاہ بہوت وہ ہے جس کے طالب علم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ شہزاد تھے  
علیٰ تھے اور عشرہ بشرة سالے تھے۔ ذیماں میں کامل ترین انسان ذیما کے حاصل  
ترین انسان ذیما کے ذہین ترین انسان، ذیما کے شریعت ترین انسان ذیما  
کے شلیقت ترین انسان، ہمارا در ترین انسان جنہوں نے ذیما کی سلطنتوں کے تختے  
اٹٹ دیئے جنہوں نے عالم میں انقلاب برپا کر دیا، اور جن کی زبان سے نکلے  
ہوئے لفظ آج بھی ہوتی ہیں مسلم کے سب درستگاہ بہوت کے طالب علم تھے  
ہمارا بھی نصاب وہی ہے جو ان کا نصاب تسلیم تھا۔ پہلے عقاں پھر عہدات  
پھر اخلاق پھر معاشرت بھی اسی طرح ہو جیسے صحا پر کرام کی معاشرت تھی  
ہماری شادیاں ہمارے یہاں کے ختنے اور عقیقے، ہمارے یہاں کی خوشیاں  
اور سُنگی، سبب چیزوں میں ہمیں دیکھنا چاہتا ہے کہ اللہ و رسولوں کا حکم کیا ہے  
اور سُنگت کیا ہے؟ اس کے مطابق عمل کرنا چاہتا ہے۔

آج ہمارے ہندوستان کا اخلاقی معاشرہ سخت بگڑا ہوا ہے،  
اس کے اندر فساد آگتا ہے، ہماری قرباں کا ازالت کا لای، ہم اس کیا  
تریغیت کے لئے، لذت کے لئے، تھوڑی دیر کے منے کے لئے ہم وہ سب

نہ کرنا۔ اسی طریقہ سے ماں باپ کا ادب و احترام تکرنا۔ بھائیوں کے حقوق کا  
ادارہ کرنا، اور جس ملک میں تم رہتے ہیں اس کی فکر تکرنا، اور پھر اسلام کا (جہا  
نمودہ بیش نہ کرنا) یہ سب چاری کوتا ہیں ہیں۔

اب سب پر نظر ثانی ہوئی چاہئے، ان سب پر توجہ ہوئی چاہئے تاکہ یہی  
درستہ اسلامیہ کے درستہ محمدیہ (علی صاحبہما الصالوۃ والسلام)  
کے لائق طالب علم، کامیاب طالب علم ثابت ہوں۔

اور آپ کی ڈگریاں آپ کا پر اعزاز، آپ کے ملک میں، آپ کے  
احوال میں، آپ کے محلہ میں آپ کو جس نظر سے دیکھا جاتا ہے، آپ کے عہد  
اور آپ کے ساتھ جو چیزیں لگی ہوئی ہیں یہ سب کچھ کام ہیں ایسیں گی، وہاں  
حرفت اسلام کام آئے گا۔ وہاں یہ دیکھا جائے تا تم نے کتنا عمل کیا دین پر  
اور سب سے پہلے اسی پر توجہ کرنی چاہئے۔

اسی پر اپنی بات ختم کرتا ہوں اور دعوت دینا ہوں، آپ حضرت  
اس مدرسہ کی عمارت کی تعمیر میں حصہ لیں، اور انشروہ وقت لائے، ہماری  
زندگی میں برکت ہو، کہ ہم نے اپنے بانخنوں سے جس طریقے سے اس کا پہلے  
بنیا درکھا، اس کے افتتاح کے لئے فتحی صاحب اور ان کے ساتھی ہم لوگوں  
کو نیلا میں نہ اور ہم لوگ دیکھیں یہ عمارت تیار ہوئی ہوئی کھڑی ہو۔ اور آپ سے  
یہ کہنا ہے کہ ایک ہی عمارت پر موقوف نہیں ہو جائے کی خبر یعنی چاہئے، اپنی زندگی  
سمجھنی چاہئے۔ اور جو آپ کے فراں یہیں بیس کوئی ذکر کیا کہ عقیدے  
سے لے رکھو، اسکے بعد، اسیہ کا سیدنا ننک، اور خانگی تعلقات تک، اور

کرتے ہیں جو غیر مسلم کیا کرتے تھے اور اب بھی کرتے ہیں۔

حضرت! میں تزاہ طول دینا ہیں چاہتا، خدا ان بچوں کو پرواہ  
پڑھائے، ان بچوں بھیوں کو دینی تعلیم حاصل کرنے کی توفیق دے۔

پہلی بات تو یہ ہے، اپنی آئندہ نسل کی فکر کیجئے اور مدرسے قائم کیجئے،  
ان کے لئے ہمارے کی ضرورت ہے اور انتظامات کی ضرورت ہے تو یہ دریغ خرج  
کیجئے۔ جیسے کہ مولانا فرمایا: - یہ صدقہ اجاری بھی ہے۔

دوسری اہم اور ضروری بات یہ ہے کہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم بھی  
اسلام کے سچے اور حقیقی طالب علم ثابت ہوں، عقائد ہمارے بالکل تراکن حدیث  
کے مطابق ہوں، عبادات بھی ہمارے مسائل کے اور حدیث و عقائد کے  
مطابق ہوں، تمار بھی ہم و سی ہی پڑھیں جنہوں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”صلوا کما رایہ مونی اصلی“ یعنی احمد و سی

ہی نماز پڑھو جیسی نماز پڑھتے ہوئے تم نے مجھے دیکھا۔

پہنچنے کا اعتمام کریں، نزکوہ دیں اور نزکوہ کو فرض سمجھیں، نماز کی طرح میں  
بھی ادا کریں۔ کتنے ہیں کنزکوہ نہیں ادا کرتے۔ کتنے ہیں حج اور برسوں سے  
فرض ہے لیکن حج پڑھانے کی توفیق نہیں ہوتی۔ پھر اس کے بعد یہ کہ اندر  
خانگی زندگی بھی اسلام کے مطابق ہو، یہ بات بات پر طلاق دے دینا،  
ذرا سی خلگی ہو جائے طلاق، تین طلاق تین طلاق دی۔ اس کے بعد پھر شادی  
کی رسماں اور یہ اسکوٹ۔ یہ دین اسلام کے خلاف ہاتھیں ہیں۔ اس کے بعد  
زوجین کے علاقہ اوت ہیں۔ زوجین نے حقوق ہیں ایک دوسرے پر ان کی جانب

معاشرت تک ہر چیز اسلام کے مطابق ہو۔

اور دارالقضاء و قائم ہو جائے، الحمد للہ حمارے بھاں دارالقضاء  
قام ہے، اور کل ہی اس کی عمارت کی دارالعلوم ندوہ اعلیٰ میں بنیا  
رکھی گئی ہے (انشاء اللہ حبلہ ابی بن کریار ہو جائے گی)۔

آپ لوگ ذیاں کی عدالت میں مقدمے لے جانے کے بجائے وہاں  
(شرعی عدالت) میں مقدمے لے جائیں اور کھڑے کھڑے فیصلیں، اس کا  
آپ کو ثواب بھی ملے گا انشاء اللہ۔

اور بتایا ہم کو کچھ لوگوں نے کہ ان دونوں میں ایک بڑا فرق یہ ہے کہ جب  
ذیاں کی عدالت سے نکلتے ہیں تو فریقین ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ گولی  
ماڑیں گے۔ جب ہمارے بھاں سے نکلتے ہیں، ہماری شرعی عدالت سے  
نکلتے ہیں، مختلف لوگوں نے بتایا وہاں سے نکلتے ہیں تو معافی کرتے ہیں  
کہ الحمد للہ حمارے آپ کے درمیان صلح ہو گئی، ہم لوگ شریعت پر  
راضی ہیں۔ اللہ ہمارے فرمائے۔ آمين۔

# مدرسہ ہدایت العلوم

(صحیح تیابانگ، لکھنؤ)

## محض رعناء اور تعمیری منصوبہ

آج کم و بیش یہ خیال ہر ساس دل میں اضطراب وہیجان پیدا کر رہا ہے، کہ  
مسلمانوں کے اندر دین اسلام سے ناؤ اقیمت بے توجیہ، اخلاقی گروہ اور مذہبی  
انحطاط کے سبب امت مسلمہ دینی اور دینیوی حیثیت سے قفر مذلت میں بستا رہے  
جاتا ہے اور مادہ پرستی کا جذبہ اس میں کچھ ایسا جاہان گزیں پوچھا ہے کہ اے آپنا  
زبوب حالی کی شکر ہے اور زاد احسان و تعلیم سے بے بہرہ اور تہذیب یہ تمدن کے  
میدان میں پس ماندہ ہے

موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ ہم دینی تعلیم کے ساتھ جدید علوم و فنون میں  
بھی ماہر ان صلاحیت حاصل کریں۔ سب سے اہم سلسلہ تو اپنے بچوں کے ایساں  
یقین کی نکری ہے جس کے لئے دینی تعلیم بے حد ضروری ہے، لہذا انہیں خیالات  
کے تخت ایں لٹکھنے کی سہی پہمی سے اس مقصد کی برائی کے لئے مکاتیب  
اور مدارسون کا قیام وجود میں آیا ہے اور خدا کا شکر ہے کہ ان کی تقدیمیں پر اپاضہ  
ہو رہی ہے اور قوم و ملت کے یہ مدارسے عوام کی توجیہ اور فناشت کے سختی میں۔  
وہ مدارس میں پوش نظر بھیں وہ دو مندھرات کی دل سوزی اور توجیہ سے  
مدد ملت کے لئے اعلیٰ میں آیا ہے طرفیں لاگر گرد تھیں اور ان میں زدایتی دادا

**۲) درجہ حفظ کا قیام:** دینی سے مسلمان کی سب سے بڑی دولت قرآن شریعت کو مسلمان کے سینوں میں حفظ کرنے کے لئے درجہ حفظ کے قیام کا منصوبہ بنایا گیا ہے

**۳) انگریزی میڈیم اسکول:** نام نہاد انگلش میڈیم اسکولوں میں ہمارے لوہا جب طرح اسلامی صفات سے دو ہو رہے ہیں یہ بات کسی ذمہ دہ مسلمان سے پوشیدہ نہیں ہے بلکن اچھے اسکولوں کی کمی اور فیشن کی آندھی کی وجہ سے مسلمان بچے بھی جو درجہ انگلش میڈیم اسکولوں میں داخل ہو رہے ہیں میں مسلمان بچوں کو اسلامی ماحول میں دینیات کے ساتھ انگلش میڈیم صفحہ تعلیم دینے کیلئے انگلش میڈیم اسکول کے قیام کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔

**۴) شبینہ دینی تعلیمی درجات:** مسلمان لوگوں میں یہ تعلیم کو فروغ دینے کے لئے شبینہ دینی تعلیمی درجات کے نظم کا منصوبہ بنایا گیا ہے جس سے کہاں لوچان جو کسی درجے سے دینی تعلیم حاصل نہیں کسکے ہیں وہ ان درجات کے مستقید ہو سکیں۔

**۵) لاپری کائیام:** مسلمان بچوں اور لوچانوں میں مطالعہ کا شوق پیدا کرنے کے لئے انفیداً اور کلامدار کرتے اور درسائیں کے ذریعے کی شکل میں ایک لاپری کائیام کے قیام کا بھی منصوبہ بنایا گیا ہے لاپری کائیام ایسا ہے وہی مال کی تعمیر کا منصوبہ ہے جس کی تعمیر کو کام بنایا گیا ہے یہ عمارت روشن رہ ہوگی اسی عمارت کا تعلیمی پورنی سینا زینوں اکریں گے جبکی عمارت دو منزلہ ہو گی۔

لیکن اب یہ بات ثابت سے محسوس کی گئی کہ ان بچوں اور نوجوانوں کی دینی تعلیم کا انتظام خاص طور سے کیا جائے جو دیگر مدارس میں نہ قائم ہے اور وہاں اصرار قبیل قیام ہے حاصل کرتے ہیں۔ اس مدرسہ کو دو قوتوں میں چلا جانا ہے۔ مدرسہ کا پہلا دور بعد نہایت نظر ثقلی عہد ہے ناک جو نچے دو پہنچت اپنے اسکولوں سے واپس آ جائیں وہ

اس وقت پڑھ لیں، دوسرے دور کی ابتداء بعد نماز مغرب ہوتی ہے ناک پڑھے دن تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات دینی تعلیم سے واقفیت حاصل کر سکیں خدا کا شکر ہے کہ یہ مدرسہ اپنی تنگی دام کے باوجود اپنے مقصد میں کامیاب ہو رہا ہے پھر اپنے اس مدرسہ میں درجہ بخوبی تک ناظراً اردو زبان و ادب کی تعلیم دی جا رہی ہے ناک نچے اپنی اردو زبان کے دینی سرمایہ سے بہرہ وا فر حاصل کر سکیں اس مسلمانوں کی تاریخ اور ماضی کے شان دار کارانہوں سے اپنی واقفیت پوچھا جائے لفڑا کے علاوہ نظم خاتم (حمد و لحث) اور تقاریر کی مشق پر بھی اسکے مدد و میر قریبہ دی جا رہی ہے۔

## ستقبلہ کا منصوبہ

**۱) مدارسہ کی عمارت:** مدرسہ کی روزافزوں صدر دو اور مقبولیت کو ملحوظ ناظر رکھنے ہوئے اب ایک ملحدہ عمارت کی تعمیر نازیز ہے اس لئے مجلس منظمه کے ذیلیہ نئی عمارت کا نقشہ تیار کرایا جا چکا ہے اور سچویں سے ملت و کالوں کی بالائی منزل پر اس سجدہ کی نئی عمارت کی تعمیر کو اگام بنایا گیا ہے یہ عمارت روشن رہ ہوگی اسی عمارت کا بچت تعمیر بچا لائکھ رہ پریس ہے۔

۴) **تعلیمی اور طلب کا انتہا** نہاد اور اسکے مکتبوں اور ذمہ دین طلب سے کوئی  
بھی بیان نہیں کیا جائیں گے جس سے کوئی سوال کی کمی کے باعث  
مسلمان طلب کے احصاءں کمتری کا مشکارہ ہو کر تعلیم سے محروم  
نہ رہ سکیں اور ان کو بھی دوسرا طلبیاً کی طرح آئندہ تعلیم  
حاصل کی کے قوم اور قوت کی خدمت کرنے کے موافق بیسٹر  
بھی سکیں۔

## نوفٹ:

مدرسہ کی عمارت کا کام الحمد للہ مشروع ہو گیا ہے جس کی ایک  
منزل بھی تعمیر و حوشی کی ہے، مدرسہ کی تعمیر جاری ہے

